سُوْرَةُ الشُّوْرٰی

مکی سورتوں میں سے ہے اس میں ترپن آیات اور پانچ رکوع ہیں

رکوع نمبر ۱ — آیات ۱ تا ۹ — الیہ یرد ۲۵/۲

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○
حٰمٓ ﴿۱﴾ عٓسٓقٓ ﴿۲﴾
كَذٰلِكَ يُوۡحِىۡۤ اِلَيۡكَ وَاِلَى الَّذِيۡنَ
مِنۡ قَبۡلِكَ ۙ اللّٰهُ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۳﴾
لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ وَهُوَ
الۡعَلِىُّ الۡعَظِيۡمُ ﴿۴﴾
تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرۡنَ مِنۡ فَوۡقِهِنَّ
وَالۡمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوۡنَ بِحَمۡدِ رَبِّهِمۡ وَ
يَسۡتَغۡفِرُوۡنَ لِمَنۡ فِى الۡاَرۡضِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ
اللّٰهَ هُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِيۡمُ ﴿۵﴾
وَالَّذِيۡنَ اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اَوۡلِيَآءَ
اللّٰهُ حَفِيۡظٌ عَلَيۡهِمۡ ۖ وَمَاۤ اَنۡتَ عَلَيۡهِمۡ
بِوَكِيۡلٍ ﴿۶﴾
وَكَذٰلِكَ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡكَ قُرۡاٰنًا عَرَبِيًّا
لِّتُنۡذِرَ اُمَّ الۡقُرٰى وَمَنۡ حَوۡلَهَا وَ
تُنۡذِرَ يَوۡمَ الۡجَمۡعِ لَا رَيۡبَ فِيۡهِ ؕ
فَرِيۡقٌ فِى الۡجَنَّةِ وَفَرِيۡقٌ فِى
السَّعِيۡرِ ﴿۷﴾
وَلَوۡ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمۡ اُمَّةً وَّاحِدَةً
وَّلٰكِنۡ يُّدۡخِلُ مَنۡ يَّشَآءُ فِىۡ رَحۡمَتِهٖ ؕ
وَالظّٰلِمُوۡنَ مَا لَهُمۡ مِّنۡ وَّلِىٍّ وَّلَا نَصِيۡرٍ ﴿۸﴾

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○
حٰم ﴿۱﴾ عسق ﴿۲﴾
خدائے غالب و دانا اسی طرح تمہاری طرف (مضامین اور
براہین) بھیجتا ہے (جس طرح) تم سے پہلے لوگوں کی طرف وحی بھیجتا رہا ہے ﴿۳﴾
جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اُسی کا ہے۔
اور وہ عالی رُتبہ (اور) گرامی قدر ہے ﴿۴﴾
قریب ہے کہ آسمان اُوپر سے پھٹ پڑیں اور فرشتے اپنے
پروردگار کی تعریف کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے رہتے اور
جو لوگ زمین میں ہیں اُن کیلئے معافی مانگتے رہتے ہیں ۲۵۹ ق
سُن رکھو کہ خدا بخشنے والا مہربان ہے ﴿۵﴾
اور جن لوگوں نے اُس کے سوا کارساز بنا رکھے ہیں
وہ خدا کو یاد ہیں اور تم اُن پر داروغہ نہیں
ہو ﴿۶﴾
اور اسی طرح تمہارے پاس قرآن عربی بھیجا ہے تاکہ تم بڑے
گاؤں (یعنی مکے) کے رہنے والوں کو اور جو لوگ اسکے اردگرد
رہتے ہیں اُنکو رستہ دکھاؤ اور انہیں قیامت کے دن کا بھی جس
میں کچھ شک نہیں خوف دلاؤ۔ اُس روز ایک فریق بہشت میں
ہوگا اور ایک فریق دوزخ میں ﴿۷﴾
اور اگر خدا چاہتا تو اُن کو ایک ہی جماعت کر دیتا لیکن وہ
جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کر لیتا ہے۔ اور
ظالموں کا نہ کوئی یار ہے اور نہ مددگار ﴿۸﴾

COUNSEL
Revealed at Makkah

In the name of Allah, the Beneficent, the Merciful.

1. Hâ. Mîm.
2. 'Ain. Sîn. Qâf.
3. Thus Allah the Mighty, the Knower inspireth thee (Muhammad) as (He inspired) those before thee.
4. Unto Him belongeth all that is in the heavens and all that is in the earth, and He is the Sublime, the Tremendous.
5. Almost might the heavens above be rent asunder while the angels hymn the praise of their Lord and ask forgiveness for those on the earth. Lo! Allah is the Forgiver, the Merciful.
6. And as for those who choose protecting friends beside Him, Allah is Warden over them, and thou art in no wise a guardian over them.
7. And thus We have inspired in thee a Lecture in Arabic, that thou mayest warn the mother-town and those around it, and mayest warn of a day of assembling whereof there is no doubt. A host will be in the Garden, and a host of them in the Flame.
8. Had Allah willed, He could have made them one community, but Allah bringeth whom He will into His mercy. And the wrong-doers have no friend nor helper.

أَمِ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ ۖ فَاللَّهُ
هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَهُوَ عَلَىٰ
ع كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ⑨

کیا اُنہوں نے اس کے سوا کارساز بنائے ہیں؟ کارساز
تو خدا ہی ہے اور وہی مُردوں کو زندہ کرے گا اور وہ
ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے ⑨

9. Or have they chosen protecting friends besides Him? But Allah, He (alone) is the Protecting Friend. He quickeneth the dead, and He is Able to do all things.

اسرار و معارف

حروف مُقطّعات کے معنیٰ علمِ الٰہی میں ہیں۔ اسی طرح دلائل کے ساتھ حقائق بیان کرنے کے لیے اور حق کو ثابت کرنے کے لیے آپ سے پہلے انبیاء پر بھی وحی نازل کی گئی جس طرح آپ پر نازل ہوئی ہے کہ اللہ زبردست اور غالب ہے اور بہت بڑی حکمتوں والا ہے۔ سب اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور سب پر اسی کی حکمرانی ہے کہ وہی عظیم ہے ساری کائنات میں جس طرح اس کا حکم جاری ہے اور خود انسان کے تقدیری اُمور میں بھی اگر چاہتا تو سب سے حکماً منوا لیتا مگر اس کی حکمت کہ انسان کو اختیار دیا اور راہنمائی کے لیے انبیاء علیہم السّلام اور وحی کا سلسلہ جاری فرمایا ورنہ اس کی عبادت و تسبیح کرنے کو تو اس قدر فرشتے شب و روز لگے ہوئے ہیں کہ ان کے بوجھ سے آسمان پھٹ پڑنے کو ہیں اور وہی فرشتے اہلِ زمین کے لیے بخشش طلب کرتے ہیں جس کا فائدہ کفار کو بھی ایک خاص وقت تک ملتا ہے یعنی دنیا کی زندگی گزارنے میں موت اور بعد موت کافر کو نصیب نہ ہوگا مگر یہ سُن لیجیے کہ اگر کوئی مان لے تو اللہ بہت بڑا معاف کرنے والا اور مہربان ہے یعنی اس کی بخشش بہت وسیع ہے اور جو لوگ اللہ کو چھوڑ کر دوسروں سے امیدیں وابستہ کیے بیٹھے ہیں اور اللہ کے مقابلے میں ان کی اطاعت کرتے ہیں ان کے اعمالِ بد بھی اللہ کے پاس جمع ہو رہے ہیں آپ اس وجہ سے کہ آپ کے ذمہ ان سے منوانا نہیں بلکہ بات پہنچانا ہے آپ پر قرآنِ حکیم جو عربی زبان میں ہے نازل فرمایا گیا ہے کہ آپ اس قوم کو ڈرائیں جو اُمّ القریٰ یعنی سب سے بہتر شہر میں بستی ہے مکہ مکرمہ اللہ اور رسول ﷺ کے نزدیک سب سے پیارا شہر بھی ہے اور اس لیے بھی عظیم ہے کہ زمین کی ابتدا

اُمّ القریٰ

اسی مقام سے ہوئی اور آبادیوں کی بنیاد یہی جگہ ہے اور اس کے ساتھ سب ارد گرد والوں کو بھی یا سب اہلِ زمین کو بھی اور اس عظیم دن کے نتائج سے انہیں بروقت خبردار کریں جس دن ساری مخلوق کو جمع ہو کر جواب دینا ہے کہ اس کے واقع ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ اور اس روز لوگ دو حصوں میں تقسیم ہو جائیں گے ایک فریق کو جنّت

نصیب ہوگی جب کہ دوسرے کو دوزخ میں رہنا پڑے گا۔ اگر حکماً سب کو ایمان عطا کرنا ہوتا تو اللہ کریم سب کو ایک ہی قوم بنا دیتا کوئی اختلاف نہ کرتا اور سب اللہ کی اطاعت کرتے مگر اس کی حکمت کہ اس نے فیصلہ انسان پر چھوڑ دیا اب جو اس کے کرم کا طالب ہوتا ہے یعنی جسے وہ چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل فرماتا ہے توفیق ایمان و عمل عطا کرتا ہے اور جو لوگ ایمان نہ لا کر ظلم کے مرتکب ہو رہے ہیں آخر کو انہیں کوئی دوست نصیب ہوگا نہ کوئی مدد کرنے والا۔ بھلا ان کا یہ عمل کہ اللہ کے علاوہ دوسروں سے اپنے خیالِ فاسد میں اپنی مدد اور کارسازی کی امید وابستہ کر رکھی ہے جبکہ ایسا ہے نہیں بلکہ یہ شان صرف اللہ کو حاصل ہے کہ وہ سب کی ضروریات پوری فرماتا ہے اور سب کے کام بناتا ہے اس لیے کہ بنیادی طور پر کائنات کا ہر ذرہ مُردہ ہے یا نہ ہونے کے برابر ہے اسے زندگی یا اس کا ہونا وہی عطا کرتا ہے لہٰذا جس چیز سے بھی کسی انسان کو کوئی فائدہ پہنچتا ہے تو وہ اللہ کی بنائی ہوئی ہے۔ اللہ ہی سب کے کام بناتا ہے اور وہ ہر شئے پہ قادر ہے۔

رکوع نمبر ۲   آیات ۱۰ تا ۱۹   الیہ یرد ۲۵/۳

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهُ
إِلَى اللَّهِ ۚ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبِّي عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ
وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ﴿۱۰﴾
فَاطِرُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ جَعَلَ لَكُمْ
مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا وَمِنَ الْأَنْعَامِ
أَزْوَاجًا ۖ يَذْرَؤُكُمْ فِيهِ ۚ لَيْسَ كَمِثْلِهِ
شَيْءٌ ۖ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ﴿۱۱﴾
لَهُ مَقَالِيدُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ يَبْسُطُ
الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّهُ بِكُلِّ
شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿۱۲﴾
شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ مَا وَصَّىٰ
بِهِ نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ
وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ
وَعِيسَىٰ ۖ أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا

اور تم جس بات میں اختلاف کرتے ہو اُس کا فیصلہ خدا
کی طرف (سے ہوگا) یہی خدا میرا پروردگار ہے میں اُسی پر
بھروسا رکھتا ہوں۔ اور اُسی کی طرف رجوع کرتا ہوں ﴿۱۰﴾
آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا (وہی ہے)۔ اُسی نے تمہارے
لئے تمہاری ہی جنس کے جوڑے بنائے اور چارپایوں کے بھی
جوڑے (بنائے اور) اسی طریق پر تم کو پھیلاتا رہتا ہے۔ اُس
جیسی کوئی چیز نہیں۔ اور وہ سُنتا دیکھتا ہے ﴿۱۱﴾
آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اُسی کے ہاتھ میں ہیں۔ وہ
جس کیلئے چاہتا ہے رزق فراخ کردیتا ہے اور جس کیلئے چاہتا
ہے تنگ کردیتا ہے۔ بیشک وہ ہر چیز سے واقف ہے ﴿۱۲﴾
اُس نے تمہارے لئے دین کا وہی رستہ مقرر کیا جس (کے
اختیار کرنے) کا نوح کو حکم دیا تھا اور جس کی (اے محمد) ہم نے
تمہاری طرف وحی بھیجی ہے اور جسکا ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو حکم دیا تھا
(وہ یہ) کہ دین کو قائم رکھنا اور اس میں پھوٹ نہ ڈالنا۔ جس چیز کی

10. And in whatsoever ye differ, the verdict therein belongeth to Allah. Such is my Lord, in Whom I put my trust, and unto Whom I turn.

11. The Creator of the heavens and the earth. He hath made for you pairs of yourselves, and of the cattle also pairs, whereby He multiplieth you. Naught is as His likeness; and He is the Hearer, the Seer.

12. His are the keys of the heavens and the earth. He enlargeth providence for whom He will and straiteneth (it for whom He will). Lo! He is Knower of all things.

13. He hath ordained for you that religion which He commended unto Noah, and that which We inspire in thee (Muhammad), and that which We commended unto Abraham and Moses and Jesus, saying: Establish the religion, and be not divided therein. Dreadful

فِيهِ ۚ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ ۚ
اللَّهُ يَجْتَبِي إِلَيْهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي
إِلَيْهِ مَنْ يُنِيبُ ﴿١٣﴾
وَمَا تَفَرَّقُوا إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ
الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ
مِنْ رَبِّكَ إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۚ
وَإِنَّ الَّذِينَ أُورِثُوا الْكِتَابَ مِنْ بَعْدِهِمْ
لَفِي شَكٍّ مِنْهُ مُرِيبٍ ﴿١٤﴾
فَلِذَٰلِكَ فَادْعُ ۖ وَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ ۖ
وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ ۖ وَقُلْ آمَنْتُ بِمَا
أَنْزَلَ اللَّهُ مِنْ كِتَابٍ ۖ وَأُمِرْتُ لِأَعْدِلَ
بَيْنَكُمُ ۖ اللَّهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۖ لَنَا أَعْمَالُنَا
وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ ۖ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا
وَبَيْنَكُمُ ۖ اللَّهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۖ وَإِلَيْهِ
الْمَصِيرُ ﴿١٥﴾
وَالَّذِينَ يُحَاجُّونَ فِي اللَّهِ مِنْ بَعْدِ
مَا اسْتُجِيبَ لَهُ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ
رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ
شَدِيدٌ ﴿١٦﴾
اللَّهُ الَّذِي أَنْزَلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ
وَالْمِيزَانَ ۗ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ
قَرِيبٌ ﴿١٧﴾
يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِهَا ۖ
وَالَّذِينَ آمَنُوا مُشْفِقُونَ مِنْهَا وَ
يَعْلَمُونَ أَنَّهَا الْحَقُّ ۗ أَلَا إِنَّ الَّذِينَ
يُمَارُونَ فِي السَّاعَةِ لَفِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ﴿١٨﴾
اللَّهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ ۖ
ع ٢ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ ﴿١٩﴾

طرف تم مشرکوں کو بلاتے ہو وہ اُن کو دشوار گزرتی ہے۔
اللہ جس کو چاہتا ہے اپنی بارگاہ کا برگزیدہ کر لیتا ہے اور
جو اُسکی طرف رجوع کرے اُسے اپنی طرف رستہ دکھا دیتا ہے ﴿١٣﴾
اور یہ لوگ جو الگ الگ ہوئے ہیں تو علم (حق) آچکنے کے
بعد آپس کی ضد سے (ہوئے ہیں) اور اگر تمہارے پروردگار کی
طرف سے ایک وقت مقرر تک کیلئے بات نہ ٹھہر چکی ہوتی تو اُن میں فیصلہ
کر دیا جاتا۔ اور جو لوگ اُنکے بعد (خدا کی) کتاب کے وارث ہوئے وہ
اس (کی طرف) سے شبہ کی اُلجھن میں (پھنسے ہوئے) ہیں ﴿١٤﴾
تو (اے محمد) اسی (دین کی) طرف (لوگوں کو) بلاتے رہنا اور جیسا
تم کو حکم ہوا ہے (اُسی پر) قائم رہنا۔ اور اُنکی خواہشوں کی پیروی
نہ کرنا۔ اور کہہ دو کہ جو کتاب خدا نے نازل فرمائی ہے میں اس پر ایمان
رکھتا ہوں۔ اور مجھے حکم ہوا ہے کہ تم میں انصاف کروں۔ خدا
ہی ہمارا اور تمہارا پروردگار ہے ہم کو ہمارے اعمال (کا بدلہ ملیگا)
اور تم کو تمہارے اعمال (کا) ہم میں اور تم میں کچھ بحث و تکرار نہیں۔
خدا ہم (سب) کو اکٹھا کریگا۔ اور اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ﴿١٥﴾
اور جو لوگ خدا کے بارے میں بعد اسکے کہ اُسے (مومنوں نے)
مان لیا ہو جھگڑتے ہیں اُن کے پروردگار کے نزدیک اُن کا
جھگڑا لغو ہے۔ اور اُن پر (خدا کا) غضب اور اُن کے لئے
سخت عذاب ہے ﴿١٦﴾
خدا ہی تو ہے جس نے سچائی کے ساتھ کتاب نازل کی اور
(عدل و انصاف کی) ترازو۔ اور تم کو کیا معلوم شاید قیامت
قریب ہی آ پہنچی ہو ﴿١٧﴾
جو لوگ اس پر ایمان نہیں رکھتے وہ اس کے لئے جلدی
کر رہے ہیں۔ اور جو مومن ہیں وہ اس سے ڈرتے ہیں۔ اور
جانتے ہیں کہ وہ برحق ہے۔ دیکھو جو لوگ قیامت میں جھگڑتے
ہیں وہ پرلے درجے کی گمراہی میں ہیں ﴿١٨﴾
خدا اپنے بندوں پر مہربان ہے وہ جس کو چاہتا ہے رزق دیتا ہے۔
اور وہ زور والا (اور) زبردست ہے ﴿١٩﴾

for the idolaters is that unto which thou callest them. Allah chooseth for Himself whom He will, and guideth unto Himself him who turneth (toward Him).

14. And they were not divided until after the knowledge came unto them, through rivalry among themselves; and had it not been for a Word that had already gone forth from thy Lord for an appointed term, it surely had been judged between them. And those who were made to inherit the Scripture after them are verily in hopeless doubt concerning it.

15. Unto this, then, summon (O Muhammad). And be thou upright as thou art commanded, and follow not their lusts, but say: I believe in whatever Scripture Allah hath sent down, and I am commanded to be just among you. Allah is our Lord and your Lord. Unto us our works and unto you your works; no argument between us and you. Allah will bring us together and unto Him is the journeying.

16. And those who argue concerning Allah after He hath been acknowledged, their argument hath no weight with their Lord, and wrath is upon them and theirs will be an awful doom.

17. Allah it is Who hath revealed the Scripture with truth, and the Balance. How canst thou know? It may be that the Hour is nigh.

18. Those who believe not therein seek to hasten it, while those who believe are fearful of it and know that it is the Truth. Are not they who dispute, in doubt concerning the Hour, far astray?

19. Allah is gracious unto His slaves. He provideth for whom He will. And He is the Strong, the Mighty.

اسرار ومعارف

ان لوگوں سے کہیے کہ اگر انہیں توحید باری میں اختلاف ہے تو اس کا فیصلہ اللہ کریم کے حوالے ہے جس نے دنیا میں دلائل ومعجزات سے واضح کر دیا ہے اور آخرت میں ایمان والوں کو جنت میں اور کفار کو دوزخ میں داخل کرے گا اور جس کی یہ عظمت وشان ہے وہی میرا پروردگار ہے اور کفار سے جس بھی تکلیف کے پہنچنے کا اندیشہ ہو سکتا ہے اس کیلئے میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں اور اپنی ہر ضرورت کے لیے اس کی طرف رجوع کرتا ہوں وہ کائنات کا رب ہے تمہارا بھی وہی ہے کہ زمین وآسمان کو بنانے والا وہی ہے اور تمہیں پیدا کیا اور پھر جوڑے بنایا کہ تمہاری نسل چلے۔ اسی طرح جانوروں کو پیدا کر کے جوڑے بنا دیئے کہ ان کی بقائے نسل کا باعث ہو اور یوں وہ تمہاری نسلوں کے کام آتے رہے کتنے احسانات ہیں اس کے یوں تمہیں دنیا میں بساتا ہے اور اس کی مثل کوئی دوسری ہستی نہیں وہ سب کچھ سننے والا اور ہر شے کو دیکھنے والا ہے آسمانوں اور زمینوں میں جس طرح اس نے خزانے پیدا فرمائے اسی طرح ان پر حکم بھی اسی کا چلتا ہے سب کی کنجیاں اسی کے دستِ قدرت میں ہیں جسے چاہتا ہے بے شمار نعمتیں عطا کر دیتا ہے کسی کو دولت میں کسی کو اقتدار کی صورت کسی کو علم اور وقار کسی کو صحت وطاقت کسی کو جسمانی تو کسی کو روحانی انعامات سے نوازتا ہے اور جسے چاہتا ہے اسے کم کر دیتا ہے کہ ان سب امور سے وہ خوب واقف ہے ہر کسی کو اپنی حکمت سے اس کی مصلحت کے مطابق عطا کرتا ہے۔ اس کریم نے تمہارے لیے وہی دین مقرر فرمایا ہے جو نوح علیہ السلام کو عطا ہوا اسی کا حکم آپ کی طرف بھی نازل ہوا ہے کہ اصول اور بنیاد یعنی توحید و رسالت آخرت جنّت و دوزخ فرشتوں کا وجود اور اصول عبادات نماز روزہ وغیرہ یا چوری ڈاکے زنا اور اس طرح کی برائیوں کی حرمت میں تو سب متفق ہیں اور یہی دین کا حکم ابراہیم علیہ السلام کو موسیٰ وعیسیٰ علیہما السلام کو ہوا۔ اب

اصولِ دین تمام ادیان میں ایک تھے اور نوح علیہ السلام سے تذکرہ

اس میں اختلاف ڈالنے کی کوشش نہ کرو۔ جیسا کہ لکھا جا چکا اصولِ دین تو تمام ادیان میں ایک تھے احکام میں ضرورت کے مطابق تبدیلی فرمائی گئی اللہ کریم نے ہر قوم کی آسانی کے لیے احکام میں اس کی رعایت فرمائی اور نوح علیہ السلام سے بات شروع فرمائی اگرچہ پہلے نبی آدم علیہ السلام تھے مگر مفسرین کرام کے مطابق شرک نوح علیہ السلام کے عہد سے شروع ہوا پھر یہ لوگ ابراہیم علیہ السلام کی نبوت مانتے تھے اور خود کو ان کے طریقہ پر کہتے تھے نیز

موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کے ماننے والے بھی تھے تو سب سے ارشاد ہُوا کہ اب اس حقیقت میں اختلاف مت ڈالو بلکہ دین کو قائم رکھو۔ اور دینِ حق پہلے انبیاء کا بھی وہی تھا جو آپ ﷺ نے واضح فرما دیا اب اس کی

اقامتِ دین فرض ہے اور تفرقہ حرام ہے

اقامت کی دو صورتیں ہیں کہ اسے صدقِ دل سے قبول کر کے اس پر عمل کیا جائے اور اسے دوسروں تک پہنچانے کا کام کیا جائے اور تفرقہ انہیں قطعی احکام و عقائد میں جن میں تمام انبیاء کا دین ہے۔ اختلاف کرنے کو کہا گیا جو حرام ہے جس طرح مشرکین نے ذاتِ باری تک یا یہود و نصاریٰ نے انبیاء کے ساتھ عقیدے میں اختلاف کر رکھا تھا قطعی احکام کو بدل کر رسومات جاری کر رکھی تھیں اس میں فروعی مسائل جو نصِ قرآن سے یا سنت سے ثابت نہ ہوں ان میں مجتہدین کا اجتہاد سے رائے قائم کرنا اور اس اختلاف کا ہونا مذکور نہیں بلکہ یہ تو صحابہؓ میں بھی تھا اور اس کو حدیث شریف میں باعثِ برکت کہا گیا ہے۔ آپ کی دعوت اِلی اللہ مشرکین کو بہت گراں گزرتی ہے توحید کی بات تک سننا گوارا نہیں مگر اللہ اپنے لیے چُن لیتا ہے بندوں کو اور جس کے دل میں رجوع الی اللہ پیدا ہوا سے بھی اپنی راہ سُجھا دیتا ہے۔

ہدایت کے دو انداز

صراطِ مستقیم پر چلنے کے دو ہی طریقے ہیں اوّل یہ کہ اللہ کریم خود کسی کو اس کام کے لیے چُن لے اور یہ بنی آدم کی راہنمائی کے لیے ہوتا ہے جیسے انبیاء علیہم السلام اور خاص خاص اولیائے کرام جن کے بارے ارشاد ہے ، اِنَّآ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ۔ یعنی ان لوگوں کو ہم نے فکرِ آخرت کیلئے خاص کر دیا ہے۔ یہ طریقہ محدود ہے اور دوسرا اور عام طریقہ یہ ہے کہ جس کسی کے دل میں اللہ کے دین پر چلنے کا ارادہ پیدا ہو اسے ہدایت تک پہنچا دیتا ہے۔

اور جن لوگوں نے بھی قطعی اور حق باتوں میں اختلاف کیا خواہ وہ پہلی اُمتوں میں سے تھے یا اس اُمت کے تو انہوں نے حقیقت کا علم ہو جانے کے بعد کیا اور سب کچھ آپس کی ضد میں اور اپنے اپنے مفادات کے لالچ میں کر گزرے حصولِ اقتدار یا حصولِ زر کی خواہشات سے مغلوب ہو کر اختلافات کو ہوا دی اور الگ الگ راہ اپنائی اور اگر اللہ کریم کی طرف سے فیصلہ کا دن طے نہ ہو چکا ہوتا تو یہ اتنا بڑا جُرم ہے کہ انہیں ابھی سے فیصلہ سنا دیا جاتا اور اب جب ان لوگوں کو آپ کے ذریعہ ان کے بعد کتاب نصیب ہُوئی تو یہ انہی کی طرح شک اور تردد میں گرفتار ہیں جو انہیں چین نہیں لینے دیتا مگر آپ ان کی باتوں کی پرواہ نہ کیجیے کہ یہ تو چاہتے ہیں کہ آپ دین بیان کرنا چھوڑ دیں مگر آپ اپنے طرزِ عمل پر

جس کا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے جمے رہیں اور دعوتِ الی اللہ کا کام کیے جائیں اور ان کی اس خواہش کو کبھی پورا نہ ہونے دیں اور انہیں فرما دیجیے کہ میں اسی پر ایمان لایا ہوں جو کچھ اللہ ربُّ العزت نے قرآن میں نازل فرمایا ہے اور مجھے اللہ نے تمہارے درمیان عدل کا حکم فرمایا ہے کہ تمام قطعی امور کو یا توحید کے ساتھ سب انبیاء کو برابر مانوں یا جو تمہیں کرنے کا حکم دوں خود بھی اس پر عمل کروں یا تمہارے جھگڑے میرے پاس آئیں تو انصاف سے طے کروں اس لیے اللہ ہی ہمارا پروردگار بھی ہے اور تم سب کا بھی ہم اپنے کردار و عمل کا نتیجہ پائیں گے جبکہ تمہارا عمل تمہارے لیے ہے اس میں بے کار بحث کی ضرورت نہیں جبکہ دلائل واضح ہو چکے تو پھر بحث برائے بحث کا کچھ فائدہ نہیں اب تو اللہ کے حضور فیصلہ ہوگا جو ہم سب کو میدانِ حشر میں جمع فرمائے گا اور سب نے پھر اسی کی طرف جانا ہے جو لوگ اللہ کی توحید اس کی ذات و صفات میں خواہ مخواہ حُجت بازی کرتے ہیں حالانکہ سمجھدار اور انصاف پسند لوگ اسلام کو قبول کر چکے ہیں اور اس پر عمل کے خوبصورت نتائج دنیا میں بھی ان کی زندگی میں حسین تبدیلی سے واضح ہو رہے ہیں تو ان کی حجت بازی کی اللہ کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں بلکہ ان پر اللہ کا غضب ہوگا اور بہت سخت عذاب ہوگا اللہ وہ کریم ہے جس نے کتاب نازل فرمائی اور ہر کام میں انصاف کا حکم دیا المیزان، ترازو یعنی ہر کام میں ہر ایک حق میں انصاف پھر قیامت سر پہ کھڑی ہے اور کون جانے کہ وہ بہت ہی قریب ہو۔ کفار جو اس پر ایمان نہیں رکھتے وہ مذاق کرتے ہیں کہ اگر قیامت ہے تو پھر ہو جائے مگر جنہیں دولتِ ایمان نصیب ہے وہ اس روز کے محاسبے سے لرزاں و ترساں رہتے ہیں کہ انہیں یقین ہے کہ یہ حق ہے اور ضرور واقع ہوگا۔

جان لو جن لوگوں کو قیامت پہ اعتبار نہیں اور اس کے وقوع میں بھی بحث کرتے ہیں یہ بہت بڑی گمراہی کا شکار ہو چکے ہیں۔ اللہ کریم اپنے بندوں پہ بہت مہربان ہے اور اس کا لطف و کرم عام ہے اور سب کو روزی پہنچاتا ہے ہر ایک کو ہر جگہ رزق دیتا ہے اور وہ زبردست ہے اور غالب کہ جو چاہے کر سکے۔

رکوع نمبر ۳ — آیات ۲۰ تا ۲۹ — الیہ یرد ۲۵/۴

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ
فِيْ حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا
نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ﴿۲۰﴾
اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ

جو شخص آخرت کی کھیتی کا طالب ہو اُسکے لئے ہم اُسکی کھیتی میں افزائش کرینگے۔ اور جو دنیا کی کھیتی کا خواستگار ہو اسکو ہم اُس میں سے دینگے۔ اور اس کا آخرت میں کچھ حصہ نہ ہوگا ﴿۲۰﴾
کیا اُن کے وہ شریک ہیں جنہوں نے اُن کیلئے ایسا دین مقرر

20. Whoso desireth the harvest of the Hereafter, We give him increase in its harvest. And whoso desireth the harvest of the world, We give him thereof, and he hath no portion in the Hereafter.

21. Or have they partners (of Allah) who have made lawful for them in religion that

which Allah allowed not? and but for a decisive Word (gone forth already), it would have been judged between them. Lo! for wrong-doers is a painful doom.

22. Thou seest the wrong-doers fearful of that which they have earned, and it will surely befall them; while those who believe and do good works (will be) in flowering meadows of the Gardens, having what they wish from their Lord. This is the great preferment.

23. This it is which Allah announceth unto His bondmen who believe and do good works. Say (O Muhammad, unto mankind): I ask of you no fee therefor, save loving kindness among kinsfolk. And whoso scoreth a good deed We add unto its good for him. Lo! Allah is Forgiving, Responsive.

24. Or say they: He hath invented a lie concerning Allah? If Allah willed, He could have sealed thy heart (against them). And Allah will wipe out the lie and will vindicate the truth by His words. Lo! He is Aware of what is hidden in the breasts (of men).

25. And He it is Who accepteth repentance from His bondmen, and pardoneth the evil deeds, and knoweth what ye do

26. And accepteth those who do good works, and giveth increase unto them of His bounty. And as for disbelievers, theirs will be an awful doom.

27. And if Allah were to enlarge the provision for His slaves they would surely rebel in the earth, but He sendeth down by measure as He willeth. Lo! He is Informed, a Seer of His bondmen.

28. And He it is Who sendeth down the saving rain after they have despaired, and spreadeth out His mercy. He is the Protecting Friend, the Praiseworthy.

کیا ہے جس کا خدا نے حکم نہیں دیا۔ اور اگر فیصلے (کے دن) کا
وعدہ نہ ہوتا تو اُن میں فیصلہ کر دیا جاتا۔ اور جو ظالم ہیں اُنکے
لئے درد دینے والا عذاب ہے (۲۱)
تم دیکھو گے کہ ظالم اپنے اعمال (کے وبال) سے ڈر رہے ہونگے
اور وہ اُن پر پڑ کر رہے گا۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک
عمل کرتے رہے وہ بہشت کے باغوں میں ہونگے وہ جو کچھ
چاہیں گے اُن کے پروردگار کے پاس (موجود) ہوگا۔ یہی
بڑا فضل ہے (۲۲)
یہی وہ (انعام ہے) جس کی خدا اپنے اُن بندوں کو جو ایمان
لاتے اور عمل نیک کرتے ہیں بشارت دیتا ہے۔ کہہ دو کہ میں اس کا
تم سے صلہ نہیں مانگتا مگر (تم کو) قرابت کی محبت (تو چاہیے) [ف ۲۶]
اور جو کوئی نیکی کرے گا ہم اسکے لئے اُس میں ثواب بڑھائینگے۔
بیشک خدا بخشنے والا قدردان ہے (۲۳)
کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ پیغمبر نے خدا پر جھوٹ باندھ لیا ہے؟
اگر خدا چاہے تو (اے محمدؐ) تمہارے دل پر مہر لگادے [ف ۲۷]۔ اور خدا
جھوٹ کو نابود کرتا اور اپنی باتوں سے حق کو ثابت کرتا ہے۔
بیشک وہ سینے تک کی باتوں سے واقف ہے (۲۴)
اور وہی تو ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا اور (اُن کے)
قصور معاف فرماتا ہے اور جو تم کرتے ہو (سب) جانتا ہے (۲۵)
اور جو ایمان لائے اور عمل نیک کئے اُن کی (دعا) قبول
فرماتا اور اُن کو اپنے فضل سے بڑھاتا ہے۔ اور جو کافر ہیں
اُن کے لئے سخت عذاب ہے (۲۶)
اور اگر خدا اپنے بندوں کیلئے رزق میں فراخی کر دیتا تو زمین
میں فساد کرنے لگتے۔ لیکن وہ جس قدر چاہتا ہے اندازے کے
ساتھ نازل کرتا ہے۔ بیشک وہ اپنے بندوں کو جانتا (اور) دیکھتا ہے (۲۷)
اور وہی تو ہے جو لوگوں کے نا امید ہو جانیکے بعد مینہ برساتا اور
اپنی رحمت (یعنی بارش کی برکت) کو پھیلا دیتا ہے۔ اور وہ
کارساز (اور) سزاوار تعریف ہے (۲۸)

الَّذِينَ مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللَّهُ ۚ وَلَوْلَا
كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۗ وَإِنَّ
الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٢١﴾
تَرَى الظَّالِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا كَسَبُوا
وَهُوَ وَاقِعٌ بِهِمْ ۗ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَ
عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِي رَوْضَاتِ الْجَنَّاتِ ۖ
لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ ذَٰلِكَ
هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ﴿٢٢﴾
ذَٰلِكَ الَّذِي يُبَشِّرُ اللَّهُ عِبَادَهُ الَّذِينَ
آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ۗ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ
عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ ۗ
وَمَنْ يَقْتَرِفْ حَسَنَةً نَزِدْ لَهُ فِيهَا
حُسْنًا ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ شَكُورٌ ﴿٢٣﴾
أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۖ
فَإِنْ يَشَإِ اللَّهُ يَخْتِمْ عَلَىٰ قَلْبِكَ ۗ وَيَمْحُ
اللَّهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ ۚ
إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٢٤﴾
وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ
وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ﴿٢٥﴾
وَيَسْتَجِيبُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
وَيَزِيدُهُمْ مِنْ فَضْلِهِ ۚ وَالْكَافِرُونَ لَهُمْ
عَذَابٌ شَدِيدٌ ﴿٢٦﴾
وَلَوْ بَسَطَ اللَّهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهِ لَبَغَوْا
فِي الْأَرْضِ وَلَٰكِنْ يُنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَا يَشَاءُ ۚ
إِنَّهُ بِعِبَادِهِ خَبِيرٌ بَصِيرٌ ﴿٢٧﴾
وَهُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ
مَا قَنَطُوا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهُ ۚ وَهُوَ الْوَلِيُّ
الْحَمِيدُ ﴿٢٨﴾

29. And of His portents is the creation of the heaven and the earth, and of whatever beasts He hath dispersed therein. And He is Able to gather them when He will.

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَاۗبَّةٍ ۭ وَهُوَ عَلٰي جَمْعِهِمْ اِذَا يَشَاۗءُ قَدِيْرٌ ﴿۲۹﴾

اور اسی کی نشانیوں میں سے ہے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا اور اُن جانوروں کا جو اس نے ان میں پھیلا رکھے ہیں۔ اور وہ جب چاہے اُن کے جمع کر لینے پر قادر ہے (۲۹)

اسرار و معارف

جو کوئی اپنی محنت کا پھل آخرت میں چاہتا ہے تو اس کے انعامات اور اجر اور زیادہ بڑھا دیئے جاتے ہیں اور وہ اپنی طلب سے بھی زیادہ پاتا ہے اور جو شخص صرف حصولِ دنیا کے لیے کوشش کرتا ہے اسے دنیا میں سے کچھ نہ کچھ عطا کر دیا جاتا ہے یعنی ضروری نہیں کہ جس انداز یا جتنی مقدار میں اس کی خواہش ہے اسے مل جائے بلکہ یہ اللہ کی مرضی کہ اس کا نصیبہ کیا مقرر کیا ہے وہی ملتا ہے جبکہ یہ سب آخرت کے طلبگار کو بھی ملتا ہے مگر آخرت چھوڑ کر صرف دنیا کے طالب کی خواہش دنیا میں پوری نہیں ہوتی اور آخرت سے محروم رہ جاتا ہے کہ آخرت پر ایمان ہی نہ تھا لہٰذا آخرت میں کچھ نہیں پاتا گویا مومن دنیا کا کام بھی طلب آخرت میں کرتا ہے لہٰذا اطاعت کی حدود میں رہتا ہے جبکہ کافر سب کچھ جھپٹ لینا چاہتا ہے جبکہ نہ دنیا میں سب کچھ پا سکتا ہے اور نہ ہی آخرت میں اسے کچھ بھی ملے گا۔ تو کیا انہیں اللہ کے برابر یا اس کا کوئی شریک ہاتھ آ گیا جس نے ان کے لیے الگ دین کی راہ نکال دی ایسی جو اللہ کے دین سے بالکل جُدا ہے یعنی جب اللہ کے علاوہ کوئی معبود یا اس کا شریک ہے ہی نہیں تو انہیں اسلام کے علاوہ کوئی دین کہاں سے مل گیا یہ اتنا بڑا جرم کر رہے ہیں کہ اگر روزِ قیامت مقرر نہ ہو چکا ہوتا تو ان کا فیصلہ ابھی کر دیا جاتا اور یقیناً ایسے ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے اور اے مخاطب تو دیکھے گا کہ ظالم اپنی کرتوتوں کی سزا کے خوف سے میدانِ حشر میں کھڑے لرز رہے ہوں گے مگر اس سے بچ نہ پائیں گے بلکہ وہ ان پر ضرور لاگو ہو گی اور اسی میدان میں مومن خوش ہو رہے ہوں گے کہ جو ایمان لائے اور اپنے عمل اور کردار سے اپنا ایمان ثابت کیا وہ جنّت کے باغوں میں جائیں گے نیز اللہ انہیں ہر وہ نعمت دے گا جس کی خواہش کریں گے اور یہ بہت بڑا اور بلند مرتبہ ہے جو انہیں نصیب ہو گا اور خوب سُن لو کہ ایمان لا کر نیک عمل کرنے والوں کو اللہ اسی بات کی خوشخبری سنا رہے ہیں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) ان سے کہیے کہ میں اس تمام محنت پر جو دین کے لیے کر رہا ہوں اور جو سب انسانیت کے اور تمہارے بھی بھلے کے لیے ہے تم سے کوئی اجرت نہیں چاہتا مگر

یہ ضرور کرو کہ کم ازکم قرابت داری کا لحاظ کرو۔ مجھے ایذا دینے کی کوشش نہ کرو میری بات اطمینان سے سنو اور اس پر غور کرو پھر تمہیں اختیار ہے مانو یا نہ مانو کوئی تم سے زبردستی منوانا نہیں چاہتا۔ عرب کا معاشرہ قبائلی زندگی پہ استوار تھا اور ہر شخص کو اس کے قبیلے کا تحفظ حاصل ہوتا تھا اس کے بغیر وہاں زندگی محال تھی۔ اور حضرت ابنِ عباسؓ

مَوَدَّةً فِي الْقُرْبَىٰ

کے مطابق نبی علیہ السلام قریش کے ایسے نسب سے تعلق رکھتے تھے کہ اس کے ہر ذیلی خاندان میں آپ کا رشتہ ولادت قائم تھا چنانچہ ارشاد ہوا کہ ان سے کہیے کہ میں تم سے اپنی دعوت پر کوئی معاوضہ ہرگز نہیں مانگتا مگر تم مجھ سے قرابت داری کا معاملہ اور مروت و مودت کا معاملہ کرو مجھے آرام سے رہنے دو اور میری حفاظت کرو (روح) اور ابن جریر اور دوسری تفاسیر میں یہ الفاظ بھی ہیں جو اس امر کی مزید وضاحت کرتے ہیں کہ اے قوم اگر میرے اتباع سے انکار کرتے ہو تو قرابت کے رشتے کے باعث میری حفاظت کرو ایسا نہ ہو کہ دوسرے لوگ جن سے قرابت نہیں ایمان لا کر میری نصرت و حفاظت میں تم پر بازی لے جائیں۔ ایک اور ضعیف روایت حضرت ابنِ عباسؓ ہی سے ملتی ہے کہ لوگوں نے اس آیت کے بارے سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ حضرت علیؓ حضرت فاطمہؓ اور ان کی اولاد کی محبت مگر اس کو دُرِ منثور میں علامہ سیوطیؒ نے تخریج احادیث میں حافظ ابنِ حجرؒ نے ضعیف کہا ہے کہ اجرِ رسالت تو کسی نبی نے طلب نہیں فرمایا چہ جائیکہ شانِ رسالت مآب ﷺ سے یہ توقع کی جائے لہٰذا جمہور امت کے نزدیک وہی تفسیر ہے جو اوپر بیان کی گئی مگر شیعہ حضرات نے اس پر عقائد کی بنیاد استوار کر دی ہے جو سراسر باطل ہے اور جس کی کوئی بنیاد نہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ اہل بیتِ رسول سے محبت کی کوئی اہمیت نہ ہو بلکہ اہل بیت رسول اور آلِ رسول کی محبت جزوِ ایمان ہے اور آلِ رسول میں ساری امت داخل ہے جو کوئی جتنا قریب ہے اتنا ہی سب کے لیے محبوب ہے اور اہل بیت میں آپ ﷺ کی ازواجِ مطہرات اور آپ ﷺ کی اولاد شامل ہے۔ سب اپنے اپنے درجے کے مطابق محبوب ہیں اور ان کی محبت ہی ایمان ہے۔ بھلا کیسے نہ ہو جب کہ نبی علیہ السلام کے حوالے سے ہے بلکہ آج کے دور میں بھی اگر کوئی ایسا فرد ملے جسے آپ ﷺ سے نسبی تعلق ہو تو وہ محبت اور احترام کا مستحق ہے بجز اس کے کہ وہ اسلام چھوڑ نہ چکا ہو۔ (معاذ اللہ) اور جو کوئی بھی نیکی کرے اسے اس کا اجر زیادہ کر کے ملے گا اس لیے کہ اللہ کریم معاف کرنے والا ہے اور نیک اعمال کا قدردان ہے یا پھر ان نہ ماننے والوں کا کہنا یہ ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ پر بہتان باندھا ہے (نعوذ باللہ) اور آپ پر وحی نہیں آتی۔ مگر یہ ایسے اندھے ہیں کہ وحی کس طرح حقائق کی

نقاب کشائی کرتی چلی جاتی ہے اور کتنے خوبصورت دلائل کے انبار ہیں۔ یہ آپ کے قلبِ اطہر سے کیسے بیان تک پہنچتے کہ
اگر اللہ چاہتا تو آپ کے دل پر مہر کر دیتا جیسا کہ جھوٹے دعویدار کے دل پر کر دیا جاتا ہے تو وہ اول فول بکتا ہے یوں
حق و باطل واضح ہو جاتا ہے اور اللہ ہمیشہ باطل کو مٹاتا ہے وہ کبھی بامراد نہیں ہوتا اور حق کو دلائل کے ساتھ ثابت
فرماتا ہے اور وہ ذات دلوں کے بھیدوں سے واقف ہے۔ آپ کے دل کا حال کہ کائنات کے لیے رحمت
کا باعث ہے اسے معلوم اور ان کے دلوں کے کھوٹ کو بھی جانتا ہے مگر وہ ایسا کریم ہے کہ توبہ کو قبول کرتا ہے کوئی سچے
دل سے کفر اور نافرمانی سے باز آجائے تو منظور فرماتا ہے اور اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے اور محض زبانی توبہ سے
دھوکا بھی نہیں دیا جا سکتا کہ جو کچھ بھی کیا جاتا ہے وہ اس کی حقیقت جانتا ہے اور جو بھی ایمان قبول کرے اور اپنا کردار
درست کر لے کہ یہی توبہ ہے تو اللہ کریم اس کے اعمال قبول فرماتا ہے اور اپنی عطا سے اس کا اجر بہت زیادہ کر دیتا
ہے اور انکار کرنے والوں کو عذاب بھی بہت سخت ہوگا اگر اللہ کریم دنیا کا رزق ہر کسی پر عام کر دیتے تو زمین میں فساد پیدا ہو جاتا
کہ دارِ دنیا خیر و شر کا مقام ہے جب ہر کسی کے ہر نعمت عام ہو جاتی تو کسی کو کسی کا لحاظ و پاس نہ رہتا یوں نظام تباہ ہو جاتا
پھر لالچ میں آکر دوسروں سے چھیننے کی کوشش کرتے اور فساد بپا کرتے اس لیے وہ ایک اندازے سے رزق تقسیم فرماتا
ہے کسی کو مال اور دوسرے کو محنت کی قوت کسی کو علم اور کسی کو کوئی اور نعمت عطا کرتا ہے یوں باہمی ربط کی ضرورت انسانی
معاشرہ تشکیل کرتی ہے کہ وہ اپنے بندوں سے باخبر ہے اور دیکھ رہا ہے جس طرح وہی ذات ایک ایک تنکے اور شئے
کے لیے بارش نازل فرماتی ہے اور اکثر اوقات انسان اپنی تدابیر سے مایوس ہو چکے ہوتے مگر پھر وہ بارش برسا کر کھیتیاں
ہری بھری کر دیتا ہے۔ اور وہی سب کا کارساز ہے اور وہ ہی تعریف کے لائق ہے۔ اس کی عظمت کے دلائل میں اس
کی اتنی بڑی صنعت زمین و آسمان کی صورت میں موجود ہے اور اس میں جس قدر جاندار پیدا فرمائے ان کا نظام ان کی بقا
کے لیے خوراک اور موسم ہر ایک اپنے اندر الگ الگ دلائل کا جہان سمائے ہوئے ہے۔ اور جس نے انہیں پھیلایا ہے
وہ جب چاہے انہیں واپس جمع بھی کر سکتا ہے۔

رکوع نمبر ۴   آیات ۳۰ تا ۴۳   الیہ یرد ۲۵/۵

وَمَآ اَصَابَكُمۡ مِّنۡ مُّصِيۡبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتۡ اَيۡدِيۡكُمۡ وَيَعۡفُوۡا عَنۡ كَثِيۡرٍ ﴿۳۰﴾	اور جو مصیبت تم پر واقع ہوتی ہے سو تمہارے اپنے فعلوں سے اور وہ بہت سے گناہ تو معاف کر دیتا ہے (۳۰)	30. Whatever of misfortune striketh you, it is what your right hands have earned. And He forgiveth much.

31. Ye cannot escape in the earth, for beside Allah ye have no protecting friend nor any helper.	اور تم زمین میں (خدا کو) عاجز نہیں کر سکتے۔ اور خدا کے سوا نہ تمہارا کوئی دوست ہے اور نہ مددگار ﴿۳۱﴾	وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِى الْاَرْضِ ۚ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۳۱﴾
32. And of His portents are the ships, like banners on the sea;	اور اسی کی نشانیوں میں سے سمندر کے جہاز ہیں (جو) گویا پہاڑ (ہیں) ﴿۳۲﴾	وَمِنْ اٰيٰتِهِ الْجَوَارِ فِى الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿۳۲﴾
33. If He will He calmeth the wind so that they keep still upon its surface—Lo! herein verily are signs for every steadfast grateful (heart);—	اگر خدا چاہے تو ہوا کو ٹھیرا دے۔ اور جہاز اس کی سطح پر کھڑے رہ جائیں۔ تمام صبر اور شکر کرنے والوں کے لئے ان (باتوں) میں قدرت خدا کے نمونے ہیں ﴿۳۳﴾	اِنْ يَّشَاْ يُسْكِنِ الرِّيْحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ ۭ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۳۳﴾
34. Or He causeth them to perish on account of that which they have earned—And He forgiveth much—	یا ان کے اعمال کے سبب ان کو تباہ کر دے۔ اور بہت سے قصور معاف کر دے ﴿۳۴﴾	اَوْ يُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا وَيَعْفُ عَنْ كَثِيْرٍ ﴿۳۴﴾
35. And that those who argue concerning Our revelations may know they have no refuge.	اور (انتقام اس لئے لیا جائے کہ) جو لوگ ہماری آیتوں میں جھگڑتے ہیں وہ جان لیں کہ ان کے لئے خلاصی نہیں ﴿۳۵﴾	وَّيَعْلَمَ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِىْٓ اٰيٰتِنَا ۭ مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ﴿۳۵﴾
36. Now whatever ye have been given is but a passing comfort for the life of the world, and that which Allah hath is better and more lasting for those who believe and put their trust in their Lord.	(لوگو) جو (مال و متاع) تم کو دیا گیا ہے وہ دنیا کی زندگی کا (ناپائدار) فائدہ ہے۔ اور جو کچھ خدا کے ہاں ہے وہ بہتر اور قائم رہنے والا ہے (یعنی) ان لوگوں کیلئے جو ایمان لائے اور اپنے پروردگار پر بھروسا رکھتے ہیں ﴿۳۶﴾	فَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۳۶﴾
37. And those who shun the worst of sins and indecencies and, when they are wroth, forgive.	اور جو بڑے بڑے گناہوں اور بےحیائی کے کاموں سے پرہیز کرتے ہیں اور جب غصہ آتا ہے تو معاف کر دیتے ہیں ﴿۳۷﴾	وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰۗىِٕرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ﴿۳۷﴾
38. And those who answer the call of their Lord and establish worship, and whose affairs are a matter of counsel, and who spend of what We have bestowed on them.	اور جو اپنے پروردگار کا فرمان قبول کرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور اپنے کام آپس کے مشورے سے کرتے ہیں اور جو مال ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں ﴿۳۸﴾	وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۳۸﴾
39. And those who, when great wrong is done to them, defend themselves.	اور جو ایسے ہیں کہ جب ان پر ظلم (وتعدی) ہو تو (مناسب طریقے سے) بدلہ لیتے ہیں ﴿۳۹﴾	وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ ﴿۳۹﴾
40. The guerdon of an ill-deed is an ill the like thereof. But whosoever pardoneth and amendeth, his wage is the affair of Allah. Lo! He loveth not wrong-doers.	اور برائی کا بدلہ تو اسی طرح کی برائی ہے۔ مگر جو درگزر کرے اور (معاملے کو) درست کر دے تو اس کا بدلہ خدا کے ذمے ہے۔ اس میں شک نہیں کہ وہ ظلم کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا ﴿۴۰﴾	وَجَزٰۗؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۰﴾
41. And whoso defendeth himself after he hath suffered wrong—for such, there is no way (of blame) against them.	اور جس پر ظلم ہوا ہو اگر وہ اس کے بعد انتقام لے تو ایسے لوگوں پر کچھ الزام نہیں ﴿۴۱﴾	وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰۗىِٕكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿۴۱﴾
42. The way (of blame) is only against those who oppress mankind, and wrongfully rebel in the earth. For such there is a painful doom.	الزام تو ان لوگوں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور ملک میں ناحق فساد پھیلاتے ہیں یہی لوگ ہیں جن کو تکلیف دینے والا عذاب ہوگا ﴿۴۲﴾	اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۴۲﴾
43. And verily whoso is patient and forgiveth—lo! that, verily, is (of) the steadfast heart of things.	اور جو صبر کرے اور قصور معاف کر دے تو یہ ہمت کے کام ہیں ﴿۴۳﴾	وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۴۳﴾

اسرار و معارف

اور جو مصیبت بھی لوگوں پہ آتی ہے وہ ان کے اعمال کا نتیجہ ہوتی ہے۔ اگرچہ بہت سے گناہوں سے درگزر کی جاتی ہے تو اکثر مصائب گناہ کی سزا کے طور پر آتے ہیں اور مومن کے لیے گناہ سے توبہ اور گزشتہ کی بخشش کا سبب بن جاتے ہیں۔ اسی طرح باطنی اور قلبی طور پر بھی ایک گناہ ہو جائے تو وہ دوسرے کا سبب بن جاتا ہے تا آنکہ اس سے توبہ نصیب ہو یہ عام قاعدہ ہے اور اگر اللہ کریم معاف نہ فرماتے اور درگزر کا معاملہ نہ فرماتے تو لوگ زمین میں بھاگ کر یا کہیں چھپ چھپا کر اس کے عذاب سے نہیں بچ سکتے تھے اور نہ ہی انہیں کوئی ایسا مددکرنے والا یا دوست ہاتھ آتا جو انہیں بچا سکتا۔ اور اس کی عظمت کی دلیل ہے کہ انسان کو جہاز سازی کا شعور بخشا اور بڑے بڑے پہاڑوں جیسے جہاز سمندروں کے سینوں پہ رواں ہیں اگر وہ چاہے تو موسم کو ان کے خلاف کر دے اور ہواؤں کو روک دے تو وہ پھنس کر رہ جائیں ان سب امور میں ایسے لوگوں کے لیے جو ٹھنڈے دل سے سوچتے ہیں اور احسان ماننے والے ہیں بہت دلائل ہیں کہ اللہ قادر ہے اگر وہ چاہے تو ان کے کفر اور کردارِ بد کے باعث انہیں تباہ و برباد کر دے مگر وہ بہت سی باتوں سے درگذر فرماتا ہے مگر اس کی آیات میں جھگڑا کرنے والے یہ ضرور جان لیں کہ اگر توبہ نہ کر سکے تو آخر وہ پکڑے جائیں گے اور کوئی بھاگنے کی جگہ نہ مل سکے گی پھر بھی جو نعمتیں دنیا میں ملتی ہیں یہ محض وقتی اور عارضی ہیں کہ ہمیشہ تو دنیا کو رہنا نہیں دوسرے کتنے لوگ ہیں کہ دولت پاس ہے اور استعمال نہیں کر سکتے ہزاروں کھانے موجود مگر کھا نہیں سکتے اور اس کے مقابل جو اُخروی نعمتیں ہیں ان سے بہت بہتر بھی ہیں اور ہمیشہ رہنے والی بھی۔ اپنی لذت و کیف میں بھی ان سے بہت ہی زیادہ بڑھ کر ہیں اور سب کی سب سے استفادہ بھی کرے گا نیز کبھی ضائع نہ ہوں گی جو صرف ان لوگوں کے لیے ہیں جنہیں ایمان نصیب ہوا کافر ہرگز نہ پا سکے گا جبکہ مومن کو نصیب ہوں گی اگر ایمان و عمل دونوں ہیں ٹھیک ہوا تو فوراً اور اگر عمل میں کمی ہوئی تو بخشش پا گیا یا سزا کے بعد مگر ضرور پالے گا اور سیدھے سیدھے پا لینے والے وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور پھر انہوں نے اپنے رب پر بھروسہ کیا کسی لالچ یا رعب میں آکر اللہ کی نافرمانی نہ کی۔ اور وہ لوگ جو بڑے بڑے گناہوں سے بچتے ہیں اور فواحش سے (فواحش وہ گناہ جو ڈھٹائی سے سرعام کئے جائیں)، اور کبائر سے بچنے کا معنیٰ یہی ہے کہ گناہ کا راستہ ہی اختیار نہ کیا جائے یہ نہیں کہ بڑے بڑے گناہوں سے بچے اور چھوٹے چھوٹے کرتا رہے بلکہ صغیرہ بھی مل کر کبیرہ ہی بن جاتے ہیں اور غصے سے مغلوب

ہونے والے نہ ہوں بلکہ کسی پر غصہ آئے تو معاف کا معاملہ کرنے والے ہوں اور مغلوب ہو کر کسی سے زیادتی نہ کریں۔ اور ایسے لوگ جو اپنے پروردگار کا حکم بے چون وچرا اور فوراً قبول کرلیں اور اس پر عمل کرنے کے لیے کمربستہ ہو جائیں یعنی تمام فرائض کی ادائیگی اور مکروہات و محرمات سے اجتناب کریں اور نماز کو قائم کریں کہ یہ ایسا فریضہ ہے جس میں مومن اللہ کی بارگاہ میں پیش ہوتا ہے تو اس حضوری سے حاصل ہونے والی کیفیت دوسرے گناہوں سے بچنے کا سبب بن جاتی ہے نیز ان کے کام آپس میں مشورہ سے ہوتے ہیں۔

شوریٰ یا مشورہ

جن امور میں کوئی طے شدہ ضابطہ یا شریعت کا حکم موجود نہ ہو ان میں باہم مشورہ سے فیصلہ کرتے ہیں اور کوئی راہ متعین کرتے ہیں اور اس میں امورِ مملکت اور حکومت بھی داخل ہیں کہ اسلام نے امیر کا انتخاب بھی باہمی مشورہ پر رکھا اور عہد جاہلیت کی موروثی بادشاہتوں کو ختم کر دیا اور حقیقی جمہوریت کی بنیاد ڈالی جسے مغرب کی ملاوٹ شدہ اور نقلی جمہوریت نے لوگوں کے لیے عذاب بنا دیا۔ اسلام میں اہل شوریٰ بھی ضابطوں کے پابند ہیں اور ہر کوئی مشورہ دینے کا اہل نہیں بلکہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ مشورہ کے لیے نیک اور عبادت گزار لوگوں کو جمع کرلو اور ان سے مشورہ لو۔ نیز فرمایا جو شخص کوئی کام کرنے کا ارادہ کرے اور اس میں مشورہ لے کر عمل کرے تو اللہ اس کو بہتر طریقے کی طرف ہدایت فرمائے گا۔ نیز ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ جب تک تمہارے امرا اور حکام بہتر لوگ ہوں اور امور مشورے سے طے پائیں اس وقت تک زمین کے اُوپر رہنا تمہارے حق میں بہتر ہے اور جب امرا اور حکام بُرے لوگ ہو جائیں مالدار بخیل ہو جائیں اور کام عورتوں کے سپرد ہو جائیں تو تمہارے لیے زمین کی پیٹھ کی بجائے زمین کا پیٹ بہتر ہے۔ اس سے مراد خودکشی نہیں بلکہ حالات کی اصلاح کے لیے جہاد اور شہادت ہے۔ اور انہیں جو نعمت اللہ کریم کی طرف سے نصیب ہوتی ہے اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں دولت ہو یا علم یا کوئی ہنر یہ سب اس کی عطا ہے مال سے زکوٰۃ ادا کرتے ہیں نفلی صدقات وغیرہ اور خرچ بھی حدودِ شرعی کے اندر کرتے ہیں۔ اسی طرح ان کے علوم مخلوق کی بہتری کے کام آتے ہیں۔ اور اگر کوئی اُن سے زیادتی کرتا ہے تو وہ اس کا بدلہ لیتے ہیں کہ زیادتی کرنے والے کو زیادتی کرنے سے روکا جاسکے۔ لیکن اس میں بھی حد سے تجاوز نہیں کرتے بلکہ جُرم اور زیادتی کی سزا اتنی ہے جس قدر کسی نے زیادتی اور بُرائی کی ہو اس کے باوجود جو معاف کر دے اور اس طرح اصلاح کی صُورت پیدا ہو تو اللہ اسے بہت اجر دے گا کہ بے شک اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ علماء کے مطابق جہاں درگزر کرنے سے اصلاح کی امید ہو تو وہاں

معافی و درگزر

درگزر کرنا بہت اعلیٰ کام ہے مگر جہاں کسی فتنہ گر کے اور برائی میں بڑھ جانے کا اندیشہ ہو وہاں انتقام لیا جائے گا۔

اور جس کے ساتھ زیادتی ہو اور وہ اس زیادتی کا بدلہ لے لے یا انتقام لے تو اس پر کوئی الزام نہیں آئے گا الزام تو ان پر ہے جو دوسروں پر ظلم و زیادتی کرتے ہیں اگر بدلہ لینے میں بھی زیادتی کرے تو مجرم ہو گا یا ناحق فساد بپا کرنے کا باعث بنتے ہیں ایسے لوگوں کے لیے بڑی دردناک سزائیں ہیں لیکن جس شخص کو صبر نصیب ہو اور درگزر سے کام لے تو یہ بہت ہی بڑا کام ہے۔

رکوع نمبر ۵ — آیات ۴۴ تا ۵۳ — الیہ یرد ۲۵/۶

وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ وَّلِيٍّ
مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۭ وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ لَمَّا
رَاَوُا الْعَذَابَ يَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ
مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿٤٤﴾

اور جس شخص کو خدا گمراہ کرے تو اس کے بعد اُس کا کوئی دوست نہیں۔ اور تم ظالموں کو دیکھو گے کہ جب وہ (دوزخ کا) عذاب دیکھیں گے تو کہیں گے کیا (دنیا میں) واپس جانے کی کوئی سبیل ہے؟ ﴿۴۴﴾

44. He whom Allah sendeth astray, for him there is no protecting friend after Him. And thou (Muhammad) wilt see the evil-doers when they see the doom, (how) they say: Is there any way of return?

وَتَرٰىهُمْ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا خٰشِعِيْنَ
مِنَ الذُّلِّ يَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ ۭ
وَقَالَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ
خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اَلَآ
اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ ﴿٤٥﴾

اور تم اُن کو دیکھو گے کہ دوزخ کے سامنے لائے جائیں گے ذلت سے عاجزی کرتے ہوئے چھپی (اور نیچی) نگاہ سے دیکھ رہے ہوں گے۔ اور مومن لوگ کہیں گے کہ خسارہ اُٹھانے والے تو وہ ہیں جنہوں نے قیامت کے دن اپنے آپکو اور اپنے گھر والوں کو خسارے میں ڈالا دیکھو کہ بےانصاف لوگ ہمیشہ کے دُکھ میں (پڑے) رہیں گے ﴿۴۵﴾

45. And thou wilt see them exposed to (the Fire), made humble by disgrace, and looking with veiled eyes. And those who believe will say: Lo! the (eternal) losers are they who lose themselves and their housefolk on the Day of Resurrection. Lo! are not the wrongdoers in perpetual torment?

وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ اَوْلِيَاۗءَ يَنْصُرُوْنَهُمْ
مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ
مِنْ سَبِيْلٍ ﴿٤٦﴾ ۭ

اور خدا کے سوا اُن کے کوئی دوست نہ ہوں گے کہ خدا کے سوا اُنکو مدد دے سکیں۔ اور جس کو خدا گمراہ کرے اُس کے لئے (ہدایت کا) کوئی رستہ نہیں ﴿۴۶﴾

46. And they will have no protecting friends to help them instead of Allah. He whom Allah sendeth astray, for him there is no road.

اِسْتَجِيْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ
يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ۭ مَا لَكُمْ مِّنْ
مَّلْجَاٍ يَّوْمَىِٕذٍ وَّمَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِيْرٍ ﴿٤٧﴾

(اُن سے کہہ دو کہ) قبل اسکے کہ وہ دن جو ٹلے گا نہیں خدا کی طرف سے آموجود ہو اپنے پروردگار کا حکم قبول کرو۔ اُس دن تمہارے لئے نہ کوئی جائے پناہ ہو گی اور تم سے گناہوں کا انکار ہی بن پڑیگا ﴿۴۷﴾

47. Answer the call of your Lord before there cometh unto you from Allah a Day which there is no averting. Ye have no refuge on that Day, nor have ye any (power of) refusal.

فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ
حَفِيْظًا ۭ اِنْ عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ۭ وَاِنَّآ
اِذَآ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ

پھر اگر یہ منہ پھیر لیں تو ہم نے تم کو اُن پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔ تمہارا کام تو صرف (احکام کا) پہنچا دینا ہے۔ اور جب ہم انسان کو اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو اس سے خوش ہو جاتا ہے اور

48. But if they are averse, We have not sent thee as a warder over them. Thine is only to convey (the message). And lo! when We cause man to taste of mercy from Us he exulteth therefor. And if some evil striketh them because of that

بِهَا ۚ وَاِنۡ تُصِبۡهُمۡ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتۡ
اَيۡدِيۡهِمۡ فَاِنَّ الۡاِنۡسَانَ كَفُوۡرٌ ﴿٤٨﴾
لِلّٰهِ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ يَخۡلُقُ
مَا يَشَآءُ ؕ يَهَبُ لِمَنۡ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّ
يَهَبُ لِمَنۡ يَّشَآءُ الذُّكُوۡرَ ﴿٤٩﴾
اَوۡ يُزَوِّجُهُمۡ ذُكۡرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجۡعَلُ
مَنۡ يَّشَآءُ عَقِيۡمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِيۡمٌ
قَدِيۡرٌ ﴿٥٠﴾
وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنۡ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ
اِلَّا وَحۡيًا اَوۡ مِنۡ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوۡ
يُرۡسِلَ رَسُوۡلًا فَيُوۡحِيَ بِاِذۡنِهٖ مَا يَشَآءُ ؕ
اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيۡمٌ ﴿٥١﴾
وَكَذٰلِكَ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡكَ رُوۡحًا مِّنۡ اَمۡرِنَا ؕ
مَا كُنۡتَ تَدۡرِىۡ مَا الۡكِتٰبُ وَلَا الۡاِيۡمَانُ
وَلٰـكِنۡ جَعَلۡنٰهُ نُوۡرًا نَّهۡدِىۡ بِهٖ مَنۡ
نَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِنَا ؕ وَاِنَّكَ لَتَهۡدِىۡۤ اِلٰى
صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ۙ ﴿٥٢﴾
صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِىۡ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ
وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ اَلَاۤ اِلَى اللّٰهِ تَصِيۡرُ الۡاُمُوۡرُ ﴿٥٣﴾ ع

اگر انکو انہی کے اعمال کے سبب کوئی سختی پہنچتی ہے تو سب احسانوں کو
بھول جاتا ہے) بیشک انسان بڑا ناشکرا ہے ﴿٤٨﴾
(تمام) بادشاہت خدا ہی کی ہے آسمانوں کی بھی اور زمین کی بھی۔
وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ جسے چاہتا ہے بیٹیاں عطا کرتا ہے
اور جسے چاہتا ہے بیٹے بخشتا ہے ﴿٤٩﴾
یا ان کو بیٹے اور بیٹیاں دونوں عنایت فرماتا ہے اور جس کو
چاہتا ہے بے اولاد رکھتا ہے۔ وہ تو جاننے والا (اور)
قدرت والا ہے ﴿٥٠﴾
اور کسی آدمی کے لئے ممکن نہیں کہ خدا اُس سے بات کرے
مگر الہام (کے ذریعے) سے یا پردے کے پیچھے سے یا کوئی فرشتہ
بھیج دے تو وہ خدا کے حکم سے جو خدا چاہے القا کرے
بے شک وہ عالی رتبہ (اور) حکمت والا ہے ﴿٥١﴾
اور اسی طرح ہم نے اپنے حکم سے تمہاری طرف روح القدس کے
ذریعے سے (قرآن) بھیجا ہے۔ تم نہ تو کتاب کو جانتے تھے اور
نہ ایمان کو لیکن ہم نے اس کو نور بنایا ہے کہ اس سے ہم اپنے
بندوں میں سے جس کو چاہتے ہیں ہدایت کرتے ہیں۔ اور
بے شک (اے محمدؐ) تم سیدھا رستہ دکھاتے ہو ﴿٥٢﴾
(یعنی) خدا کا رستہ جو آسمانوں اور زمین کی سب چیزوں کا مالک ہے۔
دیکھو سب کام خدا کی طرف رجوع ہونگے (اور وہی انمیں فیصلہ کریگا) ﴿٥٣﴾

which their own hands have sent before, then lo! man is an ingrate.

49. Unto Allah belongeth the sovereignty of the heavens and the earth. He createth what He will. He bestoweth female (offspring) upon whom He will, and bestoweth male (offspring) upon whom He will;

50. Or He mingleth them, males and females, and He maketh barren whom He will. Lo! He is Knower, Powerful.

51. And it was not (vouchsafed) to any mortal that Allah should speak to him unless (it be) by revelation or from behind a veil, or (that) He sendeth a messenger to reveal what He will by His leave. Lo! He is Exalted, Wise.

52. And thus have We inspired in thee (Muhammad) a Spirit of Our command. Thou knewest not what the Scripture was, nor what the Faith. But We have made it a light whereby We guide whom We will of Our bondmen. And lo! thou verily dost guide unto a right path:

53. The path of Allah, unto Whom belongeth whatsoever is in the heaven and whatsoever is in the earth. Do not all things reach Allah at last?

—o—

اسرار و معارف

اور جس شخص کے کردار کے باعث اللہ نے ہی اس پر ہدایت کے دروازے بند کر دیئے اور گمراہی مقدر کر دی پھر اسے کوئی بھی راہ پر نہیں لا سکتا بلکہ اے مخاطب ایسے لوگ اپنے انجام کو پہنچیں گے اور تو دیکھے گا کہ ان ظالموں کو جب عذاب کا مشاہدہ ہوگا تو پکار اٹھیں گے کہ کیا کوئی ایسا طریقہ ہے کہ ہم دنیا میں واپس جا سکیں تاکہ اب نیکیاں کر کے لائیں اور ایمان کی حالت میں یہاں پہنچیں اور دیکھو گے کہ جب دوزخ کی آگ کے روبرو ہوں گے تو شرمندگی اور ذلت کے سبب نظریں جھکائے ہوئے ہوں گے اور کن اکھیوں سے دوزخ کی آگ کو ڈرتے ڈرتے دیکھیں گے تب مومن کہیں گے کہ خسارہ

اور بہت بڑا نقصان حقیقتاً یہ ہے کہ جن لوگوں نے آج قیامت کے دن خود کو نقصان میں رکھا اور اپنے گھر والوں کو بھی لے ڈوبے کہ وہ بھی انہی کی راہ پر چلتے تھے یاد رکھو ایسے ظالم ہمیشہ کے عذاب میں رہیں گے اور کوئی ایسا حمایتی نہ پائیں گے جو ان کی کچھ بھی مدد کر سکے۔ ان سب لوگوں میں یہ بھی نہیں جنہیں اللہ کو چھوڑ کر یہ پوجا کرتے تھے اور اللہ ہی جسے گمراہ کر دے پھر اس کے لیے کوئی راہ باقی نہیں رہتی یعنی گناہ میں اس بات سے ڈرنا چاہیے کہ کہیں ناراض ہو کر اللہ کریم ہدایت کی توفیق ہی سلب نہ کر لے۔ اور لوگو اللہ کی اور اللہ کے رسول ﷺ کی دعوت قبول کر لو ایسا نہ ہو کہ وہ دن آ پہنچے جس دن اللہ کی بارگاہ میں پیشی ہو اور بچنے کا کوئی راستہ نہ ہو نہ کوئی ایسی ہستی نظر آئے جو یہ پوچھ ہی لے بھلا ان کو یہ سزا کیوں دی جا رہی ہے۔ اور اے حبیب (ﷺ) اگر یہ سب سُن اور جان کر بھی آپ کی بات نہیں مانتے تو پھر آپ ان کے ذمہ دار نہیں ہیں کہ ان کی طرف سے فکر مند ہوں۔ آپ کی ذمہ داری تو اللہ کا پیغام پہنچانے تک تھی سو آپ نے پُوری کر دی اور لوگوں کا یہ حال ہے کہ اگر انہیں تھوڑی سی نعمت عطا ہو جائے تو پھُولے نہیں سماتے اور اکڑنے لگتے ہیں عطا کرنے والے کا شکر نہیں کرتے ہیں اور اگر ان کی بداعمالیوں کے باعث کوئی مصیبت آ جائے تو اللہ کی ناشکری کرنے لگتے ہیں اور گناہوں سے توبہ نہیں کرتے یعنی لطف و راحت یا بیماری و مصیبت ہر حال میں اُن کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں اور محض لذاتِ نفس کی خاطر زندگی بسر کیے جاتے ہیں۔ اللہ کو بھی ان کی پرواہ نہیں وہ ایسا حاکم ہے جس کی سلطنت ارض و سما سب پر محیط ہے اور وہ ہر شے کا خالق ہے جو چاہتا ہے جب چاہتا ہے پیدا فرماتا ہے۔ انسانوں میں تو جسے چاہے صرف بیٹیاں دیتا ہے اور جسے چاہے بیٹے عطا کرتا ہے جسے چاہے بیٹیاں بیٹے دونوں طرح کی اولاد دیتا ہے اور بعض کو بانجھ بنا دیتا ہے کہ ان سے اولاد ہو ہی نہیں سکتی تو یہ نہ ماننے والے اس کی حکومت میں تو کچھ مداخلت نہیں کر سکتے وہ سب کچھ جانتا ہے اور ہر شے پہ قادر ہے۔ کسی بشر میں موجودہ صُورت میں تو یہ طاقت نہیں کہ اسے اللہ سے ہمکلام ہونے کا شرف نصیب ہو اس کے تین طریقے ہیں۔ وحی کہ بات اس کے دل میں القا کر دے یا پردے کے پیچھے سے اسے آواز سنائی دے یا پھر فرشتہ اللہ کریم کی طرف سے وحی لے کر آئے۔

اللہ کی طرف سے کلام کے تین طریقے

پہلی صورت بات کو دل میں ڈال دینے کی ہے یہ جاگتے ہوئے بھی ہو سکتی ہے اور نیند میں بھی۔ انبیاء علیہم السّلام کے خواب بھی وحی ہوتے ہیں اور یہ دل میں ڈالنے یا القاء کی صورت ولی کو بھی نصیب ہوتی ہے جیسے اُمِّ موسیٰ علیہ السّلام کو ہوئی جو نبی نہ تھیں اسی

کو القا یا الہام کہتے ہیں نبی کو غلطی نہیں لگ سکتی جبکہ ولی کو لگ سکتی ہے اگر اسے ایسی بات سمجھ میں آئے جو نبی کی بات سے ٹکراتی ہو تو اس کی بات درست نہ ہوگی نبی کی بات ساری امت کو ماننا پڑتی ہے جبکہ ولی کی بات کے دوسرے لوگ مکلّف نہیں ہوتے۔

دوسرا طریقہ پردے کے پیچھے سے آواز سنائی دینے کا ہے جیسے موسیٰ علیہ السّلام کو طُور پر سنائی دیتی تھی مگر زیارت نہ ہوتی تھی تب ہی زیارت کے لیے دعا کی تو لن ترانی یعنی آپ اس حال میں دیکھ نہ سکیں گے ارشاد ہُوا۔ اس لیے کہ کوئی ایسا پردہ نہیں جس نے حق تعالیٰ کو چُھپا رکھا ہو اور اپنے اندر سمو لیا ہو بلکہ خود انسان کی قوتِ بصارت کی کمزوری زیارتِ حق کے لیے حجاب بن گئی ہے اس لیے آخرت اور جنت میں جب بینائی کو مضبوط اور طاقتور کر دیا جائے گا تو دیکھ سکے گا۔ یہ قانون دارِ دنیا کا ہے نیز کوئی فرشتہ بھی بالمشافہ ہمکلام نہیں ہو سکتا اور شبِ معراج اگر رسول اللہ ﷺ کو زیارت ہوئی تو وہ اس عالم کی بات نہ تھی۔ وہ آسمانوں کے اوپر کا اللہ ہی جانے کونسا عالم تھا۔

اور تیسری صورت ہے کہ اللہ کریم فرشتے کو جبرئیل علیہ السلام کو کلام عطا کر کے روانہ فرمائے اور وہ پڑھ کر سنا دے کبھی انسانی شکل میں آکر اور کبھی کشف میں نبی کو دکھائی دے کر یہ کشف کی صورت کہ اسرارِ الٰہی کا مشاہدہ ہو بھی باتباعِ نبی اولیاء اللہ کو نصیب ہوتی ہے۔

اور اللہ بہت بڑی شان والا ہے جسے جو نعمت چاہے عطا کرے کہ وہ بہت بڑا حکمت والا ہے۔ اسی اللہ کے حکم سے آپ پر وحی کا نزول ہُوا اور آپ اللہ ہی کے بتلانے سے جانتے ہیں ورنہ آپ کو کتاب کے بارے میں کیا پتہ تھا اور ایمان کی تفصیلات اور اس کا یہ اعلیٰ مقام جو وحی کے بعد ہے بھلا آپ کو اس کی کیا خبر تھی

ہر نبی ایمان پر پیدا ہوتا ہے

کہ باجماعِ اُمت ہر نبی ایمان پر پیدا ہوتا ہے اور قبلِ نبوت ایک خاص ولایت حاصل ہوتی ہے جسے راہِ سلوک میں بھی ولایت انبیاء کہا جاتا ہے اور ولی ایسے داخل ہو سکتا ہے جیسے بادشاہ کے ساتھ محل میں خادم۔ انبیاء کو کفار نے طرح طرح کے طعنے دیئے مگر کسی نبی کو یہ نہیں کہا کہ کل تک تو آپ بھی ہمارے ساتھ بتوں کو پوجتے تھے آج غلط کہہ رہے ہو۔ اس لیے نبی پیدا ہی ایمان پر کیا جاتا ہے ہاں کمال ایمان کا وہ درجہ یقیناً بہت بڑا ہے جو نزولِ وحی کے بعد ہوتا ہے۔ اور ہم نے اس وحی اور کلامِ باری کو ایک روشنی اور نور بنا دیا ہے اپنے بندوں میں سے جسے چاہیں اس کی راہیں روشن کر دیتے ہیں اور آپ تو ہدایت کا راستہ دکھاتے ہیں وہ راستہ جو اللہ کا اور اس کی بارگاہ میں حاضری کا راستہ ہے جو آسمانوں اور زمینوں کی ہر ہر شئے کا مالک ہے اور ہر امر اسی کی طرف لوٹنے والا اور ہر ایک کو واپس اس کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے۔